یہ ہے کہ چونکہ تم سے گناہ صادر ہوتے ہیں اس لیے توبہ و استغفار کرو تاکہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے۔ گناہ کے صدور کی خبر دے کر توبہ کا حکم دیا گیا ہے' گناہ کا حکم دے کر توبہ کا حکم نہیں دیا گیا۔

تیسرے قاعدے کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی خلافت معصوموں کے لیے نہیں ہے بلکہ انسانوں کے لیے ہے' جو رحمت کا مظہر بھی ہیں اور غضب کا مظہر بھی ہیں۔ حدیث میں یہ نہیں کہا گیا کہ میں دوسری مخلوق پیدا کرتا ہوں' بلکہ یوں کہا گیا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو میں دوسری مخلوق پیدا کر دیتا' لیکن چونکہ تم گناہ کرتے ہو تو صفت غفاریت کے ظہور کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

حاصل بحث یہ ہے کہ انسان گناہ کرتے رہیں گے' لیکن اللہ بھی مغفرت فرماتے رہیں گے' بشرطیکہ انسان توبہ و استغفار کرتا رہے۔ اس لیے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ (گوہر رحمن)

پرانے قبرستان پر مسجد کی تعمیر

ہمارے گاؤں کا ایک قبرستان ہے' جس میں اکثر قبروں کے آثار تک ختم ہو چکے ہیں۔ اس پر محکمہ تعلیم نے پرائمری سکول تعمیر کیا۔ اب قبرستان سے ملحقہ محلے والوں نے ایک دارالعلوم اور مسجد کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ واضح فرمائیں کہ اس قبرستان پر پہلے سکول کی' اور اب دارالعلوم اور مسجد کی تعمیر جائز ہے یا نہیں؟

قبرستان کی زمین اگر مشترکہ ملکیت ہے' اور مالکان نے قبرستان کے لیے ابتدا میں وقف نہیں کی تھی بلکہ ویسے ہی اس میں مردے دفنانے شروع کر دیے تھے تو اب' جبکہ قبرستان بہت پرانا ہو چکا ہے اور قبروں کے نشانات باقی نہیں رہے' اس جگہ مسجد' مدرسہ یا سکول کے لیے عمارت بنانا جائز ہے' بشرطیکہ تمام مالکان راضی ہوں۔ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ "اور اگر میت کی لاش پرانی ہو کر مٹی سے مل جائے تو اس کی قبر میں دوسرے کو دفن کرنا یا اس میں فصل اگانا یا اس پر کوئی عمارت بنانا جائز ہے" (عالمگیری' ص ۱۶۷۔ شامی' ص ۸۳۵)۔

لیکن اگر قبرستان مردے دفنانے کے لیے ابتدا ہی سے وقف چلا آ رہا ہے ۔۔۔ اور بظاہر آپ کی بستی کے قبرستان کی حالت ایسی ہی معلوم ہوتی ہے ۔۔۔ تو اس صورت میں' اگر گاؤں کے لوگوں کو مردے دفنانے کے لیے اس کی ضرورت باقی ہے اور وہ اسے قبروں ہی کے لیے استعمال کرتے ہیں' اس پر سکول' مدرسہ یا مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ واقفین (وقف کرنے والوں) نے اسے مردے دفنانے ہی کے لیے وقف کیا تھا۔ جب تک یہ ضرورت باقی ہے اس وقت تک اس جگہ کو دوسرے مقاصد کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں ہے' اگرچہ دوسرے مقاصد نیک بھی ہوں۔

فتاویٰ عالمگیری کے کتاب الوقف میں لکھا ہے: "شمس الائمہ اوزجندی" سے سوال کیا گیا تھا کہ قبرستان جب پرانا ہو جائے' اور اس میں مردوں کے آثار باقی نہ رہیں' نہ ہڈی اور نہ کوئی اور چیز' تو اس صورت حال میں اس قبرستان میں غلہ اگانا اور اس سے آمدن حاصل کرنا جائز ہے؟ فرمایا' نہیں۔ اسے قبرستان ہی کا حکم حاصل ہے۔ محیط میں بھی اسی طرح کہا گیا ہے۔ محشی نے کہا ہے کہ اوزجندی کا یہ قول زیلعی کے اس قول کے منافی نہیں ہے جو اس نے تبیین کے باب الجنائز میں کہا ہے کہ جب میت کی لاش پرانی ہو کر مٹی میں مل جائے تو قبرستان میں غلہ اگانا اور اس پر عمارت بنانا جائز ہے اس لیے کہ یہاں پر مانع قبرستان کی زمین کا وقف ہونا ہے تو اس وجہ سے مردے دفنانے کے علاوہ دوسرے مقاصد کے لیے اس کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے"۔

ابن عابدین شامی "نے بھی کہا ہے کہ وقف کی شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے' جب کہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہوں (شامی' ج ۳' ص ۴۹۹)۔

لیکن' اگر بستی کے لوگوں کو قبرستان کی اب ضرورت نہ ہو اور انھوں نے اس میں اپنے مردے دفنانا ترک کر دیا ہو' تو ایسی حالت میں اس کو ذاتی استعمال میں لانا اور اس پر مالکانہ قبضہ کرنا تو جائز نہیں ہے' لیکن اس پر مسجد بنانا جائز ہے۔ اس لیے کہ مسجد بھی وقف ہے اور قبرستان بھی وقف ہے' اور ایک وقف کو دوسرے وقف میں تبدیل کیا جا سکتا ہے جبکہ پہلے وقف کی ضرورت باقی نہ رہے۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں: "اگر تو پوچھے کہ آیا مسلمانوں کی قبروں پر مسجد بنانا جائز ہے' تو میں کہوں گا کہ ابن القاسم "نے کہا ہے کہ اگر مسلمانوں کا کوئی قبرستان پرانا ہو جائے اور اس پر لوگوں نے مسجد بنا لی ہو' تو میں اس میں کوئی مضایقہ نہیں سمجھتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا قبرستان مردے دفنانے کے لیے وقف ہے اور کسی کو اس پر مالکانہ قبضہ جمانا جائز نہیں ہے۔ لیکن جب وہ پرانا ہو گیا ہو اور لوگوں کو اس میں اپنے مردے دفنانے کی حاجت باقی نہ رہی ہو' تو اس وقف کو مسجد میں منتقل کرنا جائز ہے۔ اس لیے کہ مسجد بھی مسلمانوں کا وقف ہوتی ہے جس پر مالکانہ قبضہ کسی کے لیے جائز نہیں ہے (گوہر رحمن)۔

بنک کا سود

۱۔ مجھے کسی عالم نے بتلایا کہ بنک کے سود کی رقم استعمال میں نہیں لانی چاہیے' بلکہ کسی ضرورت مند کو دے دینی چاہیے۔ نیکی یا اللہ واسطے کی نیت سے نہیں' بلکہ غلط رقم کے استعمال سے بچنے کی غرض سے۔ میں اس پر عمل کر رہا ہوں کیوں کہ بنک کے پاس چھوڑنا بھی ٹھیک نہیں۔ کیا یہ طریق کار ٹھیک ہے؟

۲۔ ہمارے محلے میں مسجد کی رقومات ایک صاحب کے پاس رہتی ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بنک میں